سجاد اکبر

اللہ الصمد

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ترے بندے ہیں مجھ سے [illegible]
تو پھر کیوں ان [illegible] میں پھنسایا ہمیں
کری ہم پہ نازل یہ روشن کتاب
رہے اپنی غفلت سے ہم بے تمیز
ہے روشن اگرچہ ہدایت کا نور
ملے جس سے ہم کو ہدایت کی راہ
الٰہی الٰہی الٰہی آلہ
گناہوں سے ہے حال بدتر مرا
الٰہی مجھے ہے یہ شرمندگی
کہ غافل رہا جو رہ وصل سے
خرد وہ کہ خوش تجھکو رکھے مدام
بھلا اس سے زیادہ ہو کیا ظلم صاف
الٰہی مری عمر دشمن نے لی
نہ افسوس کوئی کیا نیک کام
الٰہی میں بھٹکا بہت دربدر
کروں جس سے جا التجا کون ہے

الٰہی تو نے ہر اک سے کو ٹھیک
ضعیفی سے ہم کو توانا کیا
کیا اسمیں امر و نہی کا خطاب
رہی وہ ہی ہم پر کرم کی نظر
ولے کیا ہو حاصل کہ ہیں ہم تو کور

عدم سے تو ہستی میں لایا ہمیں
تھے ناداں ہم تو نے دانا کیا
نہ کی نیک اور بد میں ہم نے تمیز
وہ نور ہدایت رہا جلوہ گر
عطا کر وہ بینائی ہم کو الٰہ

مناجات بجناب قاضی الحاجات

میں ہوں اپنے اعمال سے تباہ
الٰہی سراپا ہوا ہیں گناہ
کہ بن آئی مجھ سے نہ کچھ بندگی
خرد وہ کہ جو بندہ بیدار ہو
رہے حکم میں تیرے وہ صبح و شام
رہا میں سدا بحر غفلت میں غرق
رہی شہوت اور حرص باقی رہی
الٰہی میں کی گرچہ کوشش بڑی
ترے در پہ آخر پڑا آن کر
الٰہی نہ تیرے سوا ہو جسے

الٰہی میں عاجز ہوں بندہ ترا
ہوئی مجھ سے گم آہ نیکی کی راہ
میں شرمندہ ہوں اپنی اس عقل سے
بجز یار آنکھوں میں سب خار ہو
کیا عمر بھر میں تیرے برخلاف
نہ سمجھا کبھی نیک و بد میں فرق
ہوئی حرص زیادہ ہوا میں تمام
ولے ساری تدبیر الٹی پڑی
کہاں جاؤں تیرے سوا کون ہے
نہ ڈھونڈے تجھے پھر وہ ڈھونڈے کسے

الٰہی نہ جانی تری قدر آہ
جوانی تو کیا زندگانی چلی
الٰہی ہے کیا تیری رحمت کا جوش
الٰہی بہت [illegible] خجلت تیری [illegible]
[illegible] کیا کرون اپنی شرمندگی
الٰہی بہت ہی برا بندہ ہون
الٰہی ہوا ہون سراپا خطا
ترے در پہ آخر سرافگندہ ہون
نہ سمجھا گنہگار شرمندہ ہو
وہ مین رزق دیتا ہے شام و پگاہ
الٰہی عجب تیری رحمت ہے واہ
کرون مین گنہ شاد کرتا ہے تو
الٰہی ہے تیرے کرم سے امید
الٰہی تری ہے نظر عفو پہ
تری عفو کے آگے میرے گناہ
تو ہون سنگریزے بھی رشک قمر
گناہ میرے اور تیری بخشش بھلا
کہان تیرہ خاک اور کہان آسمان
مرا عذر ہو اب الٰہی قبول
الٰہی ترے در پہ رکھا ہے سر
کرے مین گنہ جہل اور سہو سے

کری عمر لہو و لعب مین تباہ
کرے میرے تو ٹکڑے ٹکڑے ہو اگر
کہ دیکھے گناہ اور ہے تیرا پردہ پوش
الٰہی ہر اک آن حاضر ہے تو
کہ دیکھے ہے تو یہ مری [illegible]
الٰہی خبر لے مری تو شتاب
نہ بخشے تو گر ہو مرا حال کیا
ہون اس بندہ کمینے سے شرمندگی
خدا پاک کا پاک ہی بندہ ہو
کرے مین گناہ وہ بے خوف و ڈر
عجب حلم ہے تیرا اے بادشاہ
کرم تیرا گر دستگیری کرے
سیاہی کو میری کرے تو سفید
خس و خاک سے تیرہ ہو بحر کب
شب تار ہون پیش خورشید و ماہ
کیا مین گناہ گرچہ سے بڑا
برابر کہان ہو سکے اے خدا
کہان ظلمت شب کہان آفتاب
مجھے خوار و رسوا نہ کر اور ملول
نہ سر کو جھکاؤن کہ مین جا کے مین
اور اس حرص نفسانی و لہو سے

ہے افسوس عمر جوانی چلی
الٰہی مین لائق ہون اپنے [illegible]
الٰہی مین بندہ ہون غفلت مین ہون
مین کرتا ہون جو فعل ناظر ہے تو
الٰہی گنہگار و شرمندہ ہون
ہوا حد سے زیادہ بس اب [illegible]
ہون گر نیک یا بد ترا بندہ ہون
شہ نیک کا بندہ ہو نیک بخت
الٰہی تو دیکھے ہے میرے گناہ
رہی وہ ہی رحمت کی مجھ پر نظر
مین غافل مجھے یاد کرتا ہے تو
تو پھر کیون نہ بندہ امیری کرے
گنا ہو نہ بندہ گے کب [illegible] نظر
ہو چشم فلک گرچہ وہ خیرہ کب
تو وہ خور ہے تیری [illegible] گر نظر
وہ تیری بخشش کے آگے ہے کیا
الٰہی کہان جرم بخشش کہان
کہان ہو سیاہی کہان ماہتاب
بہت پھر پھرا کے مین آن کر
سوا تیری درگاہ والا کے مین
وہ تیری رحمت سے امید ہے

بدی کے عوض مجھکو نیکی ملے
نہ رسوا کیا ہے جو تو نے یہاں
ہے کیا چیز آگے ترے میرے رب
کہاں جاوے اب بندہ تیرا بتا
الٰہی کروں عرض پھر کس سے جا
ترے بندے ہیں مجھ سے لاانتہا
تو بس ہو چکا میں الٰہی تباہ
کیا میں جو لائق مرے کام ہے
کرم عفو بخشش ترا کام ہے
الٰہی بحق محمد رسول
الٰہی تو کر رحم اس پہ مدام
تو فتاح و غفار و رزاق ہے
الٰہی یہ بندہ ہے تیرا ذلیل
الٰہی تو ہے شاہ اور یہ گدا
تو ہے داد گر اور یہ مظلوم ہے
الٰہی یہ طالب تو مطلوب ہے
بحق محمد شہ دوسرا

نعت شریف

محمد سا مخلوق میں کون ہے
نہ ہوتا دو عالم کا ہرگز ظہور
محمد کی طاعت جہاں پہ ہے فرض

گنہ میرے جانے ہے تو علم سے
الٰہی تو رکھیو مری شرم و آن
بڑا ہے مجھے یا بلاوے مجھے
کسے ڈھونڈھے جو بندہ تیرا بتا
الٰہی بُرا یا [illegible] ہوں ترا
برا ہے بتا کون تیرے سوا
بڑا ہے تجھے اپنے در سے تو گر
تو وہ کر جو تجھکو سزاوار ہے
بدی جہل و غفلت مرا کار ہے
دعا ہووے امداد کی اب قبول
الٰہی غنی تو ہے اور یہ فقیر
یہ بدکار و فجار و فساق ہے
الٰہی تو رزاق یہ مرزوق ہے
الٰہی تو مولیٰ یہ بندہ ترا
الٰہی یہ عبد اور تو معبود ہے
الٰہی محب یہ تو محبوب ہے
الٰہی دعا ہو اب اسکی قبول
محمد ہے ممدوح ذات خدا
اسی کا طفیل ہو یہاں جو کہ ہے
محمد خلاصہ ہے کونین کا
محمد کی طاعت سے جا دل کا مرض

گر ہے پردہ پوشی سدا علم سے
الٰہی ہمارا بد و نیک اب
الٰہی نہ چھوڑوں کا در کو ترے
نہ تو نے سنی گر مری التجا
سوا تیرے ہے کون تبلا مرا
نہ کی تو نے گر اب کرم کی نگاہ
الٰہی بتا پھر میں جاؤں کدھر
گنہ جرم و عصیاں مرا کام ہے
تجھے عفو بخشش سزاوار ہے
الٰہی یہ عاجز ہے تیرا غلام
الٰہی قوی تو ہے اور یہ حقیر
الٰہی تری ذات ہے بس جلیل
الٰہی یہ عاشق تو معشوق ہے
الٰہی تو راحم یہ مرحوم ہے
الٰہی تو ہی اسکا مقصود ہے
الٰہی تو کر اسکی حاجت روا
بحق صحابہ و آل رسول
محمد کا ہو وصف کس سے ادا
نہ پیدا اگر ہوتا احمد کا نور
محمد وسیلہ ہے دارین کا
پڑے کفر اور شرک میں ہم تھے سب

محمدؐ سے ہم کو ملی راہ رب
خبر دی رہِ دین و ایمان سے
کیا ہم نے جس سے عدو ن کو مات
محبت محمدؐ کی رکھ جان مین
ملے گا تو [illegible] امداد اللہ سے
محمدؐ کے اصحابؓ ازواجؓ و آلؓ

گرفتار تھے نفس و شیطان کے ساتھ
کہ تا ہم بچین نفس و شیطان سے
محمدؐ کی طاعت کرا ٹھون پہر
محمدؐ محمدؐ کہہ ہر آن مین
محمدؐ کے ہین [illegible] حق کے ولی
ہر اک ہے ہدایت کا بدر کمال

محمدؐ نے دی ہم کو ان سے نجات
بتائے ہین ایسے وہ داو گہات
کہ تا وصل سے حق کے ہو بہرہ ور
محمدؐ کی الفت سے اور چاہ سے
ابو بکرؓ عمرؓ اور عثمانؓ علیؓ

افسوس اور ندامت کرنا اسپر کہ عمر غفلت مین چلی جاتی ہے اور تنبیہ کرنا نفس سرکش اپنے کو سرکشی حکم اللہ تعالیٰ کی سے اور رجوع کرنا اُسکو طرف فرمان برداری معبود حقیقی لینے کے اور جواب در جواب اُس کے

سنو دوستو گوش دل سے ذرا
رہے جنگ ہے نفس اور روح کا
علاج اُسکا خوب ہی بتاتا ہون مین
رہو گے بچے نفس و شیطان سے
مجھے آگیا جو خیال ایک رات
سدا کوس رحلت بجاتی ہے عمر
نہ سویا شب اس فکر مین ایکدم
شش و پنج کرتا رہا تا سحر
کہ کیا ہو گیا تجھکو اے بد صفات
کیون آیا ہے یہان کیون تو پیدا ہوا
یہان آکے کیا کام تو نے کیا

سناؤن تمہارا تمہین ماجرا
رہو تم خبردار دونون کے اب
تمہین راہ سیدھی دکھاتا ہون مین
بیان حال اپنا کرتا ہون مین
لگا سوچنے اپنے دلمین یہ بات
مجھے فکر کل کا ہوا آج یون
رہا رات بھر اسکے مین چشم نم

تنبیہ کرنا اور گرانٹنا نفس مردود کو

خبر حال کی تجھکو اپنے نہین
کدھر جائے ہے کس پہ شیدا ہوا
تجھے جس لیے حق نے پیدا کیا

کہ اندر وجود آدمی کے سدا
نہین تو پڑے تم پر آخر غضب
کرو گے گر اُمید عمل جان سے
کہ جس فکر مین اور رہتا ہون مین
کہ افسوس غفلت مین جاتی ہے عمر
کہ کی دولت عمر برباد کیون
اسی مین گئی رات ساری گذر
کہا نفس کو آخرش مین نے رات
کہ آیا تھا یہان کس لیے کر تمیز
بتا تجھ سے کیا حق کو منظور تھا
بتا اس مین یہان آگیا کیا کیا

کہا حق نے پیدا تجھے کس لیے
مرے کہنے کا بھی اثر کچھ نہین
یہی آدم آئینہ اُس کا ہوا
مین ایمان اُسپر رکھون صبح و شام
ہی دشمن حقیقی مرے دل کا تو
محبت کرے ہو جس سے دل شادمان
تو پھر کیون [illegible] عاشق ہی تو
کہا اس نے ہے وہ رحیم و غفور
وہ مین دل مین مقبول درگاہ ہون
گناہون کی ہو دمین الفت بھری
طریق شریعت پہ چل اے دغل
کہا حق نے مجھکو ظلوماً جہول
مرے سامنے لاتا ہی اے دروغ
کیا تجھکو آگاہ اس واسطے
نہ مغرور ہو کام کا کار کر
نہ تجھسا کہے یہ کہ جاہل ہو [illegible]
تو وہ اور چلنے مین ہوتا ہی سست
یہ سُنکر وہ شرمندہ ایسا ہوا
نہین جانا کہ کچھ اُسکو آیا ہی جوش
کہا مین ہوئی تجھپہ حجت درست
ہی اب اس مین خلل عقل و تدبیر کا
نہین کرتا وہ کام تو کس لیے

جواب دینا نفس کا

یہان مظہر اپنا بنایا مجھے
ہی توحید سے اسکی دل شاد کام
بتاتا ہی کیون تو [illegible]
اگر سچ ہی وہ مجھ مین مجھی دی نشان
اگر ہی ہو کب عاشق خلاف طبیب
گنہ میرے سب بخش دیگا ضرور
کہا مین فریب اب مجھے دے ہی کیا
فریب حق کو دیتا ہی تو اے شقی
کہا تنگ مت کر تو اتنا مجھے
نصیحت سو تیری ہوا کیا حصول
ظلوماً جہول حق نے تجھکو کہا
کہ تا تو گناہون سے بچتا رہے
کسی کو اگر کہیے جاہل ہی تو
پڑھون کس طرح علم کا اہل ہو نہین
اور ہو دے اگر اسپہ نیکو نہاد
گویا اُسکے تن سو ہوئی جان ہوا
اب اور ایک چابک لگا جلد تر
تو طاعت مین اب کیون نہین چست [illegible]
گری حق نے مجھ تجھ سی پہلے نوشت
تجھے آہ اپنی خبر کچھ نہین
کہا اُس نے وہ تھا خزانہ چھپا
محبت کا جامہ پہنایا مجھے
کہا مین کہ اے نفس بدزشت خو
تری بات ہرگز نہ پکڑے فروغ
جو ایمان و الفت مین صادق ہو تو
نہین تجھکو اُسکی محبت نصیب
کرون مین گناہ پھر توبہ کرون
دغا کی ہو توبہ سے کیا فائدہ
تو اس جہل اور مکر ہی سے نکل
مین ناچار ہون حق کی تقدیر سے
کہا مین وہ ہی حجت بی فروغ
کہ ہی عیب اور نقص تجھ مین چھپا
مت اسپر تو اتنا اب اصرار کر
تو وہ جہل سے بہکا کے گفتگو
گدھے کو جو چابک لگی خوب چست
اشارے سے چلتا ہی وہ مثل باد
جو اس بات سے اُسکو دیکھا خموش
کہ شاید یہ آوے کہین راہ پر
وہ بولا جو ہے حکم تقدیر کا
نصیبون مین ہر اک کے دوزخ بہشت

نفس سے عاجز اور تنگ ہو کر جانا اپنا طرف سلطان روح کی اور مدد چاہنی اُس سے

جو دیکھا کرے اُسکی عجب فہمی
مجھے ملک تن کا ملا تاج و تخت
کیا تنگ ہے اس شقی نے مجھے
مقابل [illegible]
[illegible] سبکو قائم رکھا
خدا کا غضب اُسپہ نازل ہوا
نجانے تو گر حق کی تقدیر کو
کہ دوزخ میں کھونگا تجھکو ضرور
کہا تھا خدا نے جو کچھ تجھکو یار
خیال عبث پر جو باندھی کمر
کر ابلیس و بلعم کے اوپر قیاس
جو آوے قضا پر شقاوت کرے
کہا میں اسی سے تو رکھتا ہوں ڈر
کیا حق نے درگاہ سے اُنکو دور
سمجھ لے یہ ہے بے نیازی کی شان
عبادت سے حق کی ہوئے کامیاب
بہت عابد و زاہد و متقی
گیا تو دو عابد کے نقصان پہ
کرے تو گناہ اور نہ چاہے نجات
سمجھتا ہے پھر آپ کو راہ پر
ترے آگے در زندہ ہو شیر گر

گیا آخرش میں طرف روح کی
خلیفہ ہوا اس ملک میں حق کا تو
پکڑ جلد اور مار گردن اسے
کہا میں کہ کیا چاہتا ہے یہ تو
[illegible]
ہوا دور رحمت سے وہ بد ملا [illegible]
رضا کا نشان ڈھونڈھ گر ہو
کہا ہو دے حق نے یہ تخلیل
ہوا اُس سے گمراہ تو زینہار
کہا سیکڑوں نے عمل خوش کیے
اسی سے گئے دلمیں جنکے ہوس
مرے کفر میں اور عمل ہو گئے حبط
کہ کی تو نے دو عابدوں پر نظر
نہ کی کچھ عبادت پہ اُنکے نگاہ
کرے ایسے بندوں کو جو بے نشان
کروڑوں مسلمان طاعت کریں
ہوئے نیک اعمال سے جنتی
پکڑ کے دو ملعونکی تو سند
عجب ہے حمق تیرا ای بد صفات
اگر اُسکی ہے بے نیازی کی شان
نہ بھاگے تو مرے جان اُسکو مقر

پہونچ پھر شہ میری فریاد کو
پہنچ پھر حق میری فریاد کو
کہا یہ کمینہ کہاں میں کہاں
کہ ہووے یہ باغی ترے ملک کو
اگر ہے ہفت اقلیم تن میں [illegible]
[illegible]
کہا حق نے کب [illegible]
رضا کی نشانی ہے اچھے عمل
ہے تف تیری عقل اور فہمید
جو تقدیر پر جھگڑے سو کافر مرے
اگر عمر ساری عبادت کرے
اسی فکر سے عقل ہے میری خبط
ہوا عمر میں اُن سے جو اک قصور
گیا اک گنہ سے انھیں یوں تباہ
ہزاروں نبی اور ولی بے حساب
ہوئے حق کی مقبول اور کاملین
نہ ان سبکے کی فائدہ پر نظر
لگا کرنے بے خوف اعمال بد
ہزاروں کرے جرم شام و سحر
نہیں تجھکو پھر کس لیے خوف جان
خفا ہو کے بولا وہ غفار ہے

شہ ملک دل وہ مہ پر فتوح
کوئی دم مین لیویگا تجھکو پکڑ
اسی فکر مین جان کو کھو دیا
ولیکن بمقدور کوشش کرون
عدوؤن سے اپنے جھگڑنیکا فکر
جو اپنی شجاعت دکھاؤن اُسے
مین روز ازل سے لکھے انجام کو
کرے ہے گناہ آہ بے خوف و ڈر
خدا کی وہ بخشش کے قابل نہین
کر اچھے عمل یار شام و پگاہ
کہ یہ اسکی عادت ہے جاری قدیم
بھلا جہل ہو اس سے زیادہ کسے
تری خود ہوا ہمین سراسر خطا
گنہ میرے گرچہ ہین کوہ گران
واللہ ہے اکرم الاکرمین
کہا مین کہ یہ تو کہا تونے سچ
کریم اور رحیم اور ستار ہے
ولے حیف ہو ایسے غفار کو
وہ آزردہ کرنے کے قابل نہین
وفادار سمجھے کرے پھر گناہ
وہ لائق عبادت کی ہو اے لئیم

کرے ہے ترے قتل کے واسطے
شریعت کی زنجیر مین لے جکڑ
کہا ہاے تدبیر اب کیا کرون
کہ تا اُسکے صدمہ سے بچتا رہون
کرون اس طرح مین بھی سامان جنگ
عدم کلے [illegible] رجا ہے قہار ہے
کرے جہل و طغیان سے یہ کار تو
نہین عجز و زاری کا تجھ مین اثر
ذرہ کرکے توبہ کر اچھے عمل
اگر ہو گیا کوئی تجھ سے گناہ
ملا ایک کو گر خزانہ مین گنج
بس اب چھوڑ حیلہ رہ راست لے
مین نیک عادت اُسکی کو ہون جانتا
ولے اُسکی بخشش ہے جون آسمان
مجھے کس لیے تنگ کرتا ہے آہ
ولے ایسے باطل ارادہ سے بچ
گنہ تیرے اور اُسکی بخشش میان
کیا تو نے آزردہ اے زشت خو
جو جانے ہے تو حق ہے نیکو صفات
خطا پر خطا یہ تو کرتا ہے آہ
کرے ذات ایسی کو آزردہ جو

تمام اپنے لشکر کو آراستے
یہ سُنکر خبر نفس نے رو دیا
کہ تا ہاتھ سے اُسکے جیتا رہون
کرون مین بھی اب اُس سے لڑنیکا فکر
جو زیر ہو جاوے تجھ سے ہو جاوے تنگ
ہے تو اک طرف اپنے آرام کو
گناہون پہ کرتا ہے اصرار تو
جو ایسا ہو گمراہ و سرکش کہین
خدا کے لیے مت پڑ اندر خلل
یقین جان اُس وقت ہے وہ کریم
تو کب اور کھیتی کا چھوڑیگا بیج
کہا اُسنے مجھپر نہ کر تو جفا
ہون عفو و کرم اُسکا پہچانتا
گنہ میری بخشش سے زیادہ نہین
وہ مجھ سے بھی بدتر کے بخشے گناہ
بلا شک وہ ایسا ہی غفار ہے
برابر نہو سکتی ہے بے گمان
جو ہو ایسا حسن ارحم الراحمین
اُسکو دوست عاصی ہو اور نیک ذات
جو ہو ذات ایسی غفور اور حلیم
وہ گردن زنی کے ہے لائق سنو

نفس سے عاجز اور تنگ ہو کر جانا اپنا طرف سلطان روح کی اور مدد چاہنی اس سے

جو دیکھا کہ ہے اسکی جب فتح سی
مجھے ملک تن کا ملا تاج و تخت
کیا تنگ ہے اس شقی نے مجھے
مقابل [illegible]
[illegible] اسکو مری [illegible]
رعیت سے محصول لیوے بزور
تصرف تسلط بہت ظلم سے
یکایک وہ لے تو ترے امیر
کرے ملک تن مین عمل آ کے وہ
تجھے حق نے کیون ہے خلیفہ کیا
ذرا مجھ سے مظلوم پر کر نظر
کہ ہو دور جس سے یہ فتنہ فساد
شہ روح کو آ گیا دون ہی جوش
کیا حکم تا جلد آوے وزیر
سب آداب شاہانہ لایا بجا
یہ سلطان روح سے کہا اُسنے جا
رکھو اپنی خاطر کو اب جمع تم
کریں قتل لیں اُسکا اسباب لوٹ
رکھیں شرع کی بند و زنجیر میں

گیا آخرش مین طرف روح کی
خلیفہ ہوا اس ملک مین حق کا تو
پکڑ جلد اور مار گردن اسے
کہا مین کہ کیا چاہتا ہے یہ تو
[illegible] شور
زمین بدن مین پڑا ولولا
اگر تخت دل پر گیا بیٹھ آہ
کرے قتل یا رکھے اُن کو اسیر
رہے پھر یہ کب شان و شوکت تجھے
یہ کیون بادشاہی کا رتبہ دیا
وزیر خرد کو بلا کر کہین
رہے ملک تن پھر ہمیشہ کو شاد
بدن مین لگی اُسکے غیرت کی آگ
کہ تدبیر اس کی بتاوے وزیر
برا حال سن اور افسوس کر
کہ یہ فتنہ اتنا نہین کچھ بڑا
یہ ہو حکم آدین امیران فوج
غرور اس لعین کا وہین جاوے ٹوٹ

پہونچ بہر حق میری فریاد کو
پہونچ بہر حق میری فریاد کو
کہا یہ کمینہ کہان مین کہان
کہ لیوے یہ باغی ترے ملک کو
کرے ہفت اقلیم تن مین [illegible]
رعیت کو کر دے [illegible]
ترے سب امیرون کو بہکا کے وہ
دکھاوے بہت سی وہ ذلت تجھے
تو ملک بدن کا ہے حاکم اگر
کر ایسی تدبیر اے شاہ دین
مری عجز و زاری کو سنکر ہوش
کہا مین مٹاتا ہون اسکا راگ
یہ سنتے ہی آیا وزیر عقل کا
وزیر خرد بھی ہوا چشم تر
کہ ہو شہ کے اقبال سے دم میں گم
کہ ہوں مستعد جنگ کو مثل موج
جو ہو جاوے عاجز تو پھر یوں کہیں

خبر کرنی جاسوس وسواس کی کہ نفس کی طرف سے

ملک تھین بہت ہی نفس کو
سنی چھپ کے جو یہ حکایت تمام
تھے اس مین کہ جاسوس وسواس نام
کری نفس سے جا شکایت تمام
کہ تھا نفس سے ملک تن میں مدام
کہا کیا تو سوتا ہے کہ سلطان روح

شہ ملک دل وہ ہے پر فتوح
کوئی دم مین لیویگا تجھکو پکڑ
اسی فکر مین جان کو کھو دیا
ولیکن بمقدور کوشش کرون
عدوؤن سے اپنے جھگڑنیکا فکر
جو اپنی شجاعت دکھاؤن اُسے
مین وزر ازل سے ہون قابض یہان
غنیمت نہین جانتا ہے وہ کیون
تماشا اُسے دم مین دکھلاؤن مین
کیا ہے اگر اُس نے سامانِ جنگ
پڑا میرے اوپر یہ اب سخت کام
جو شیطان سنگھ ہے قدیمی وزیر
کہ جس بات مین ہو ہماری فلاح
کہا لطف سے تیرے اے نامدار
کہ جس سے تو ایسا دل افگار ہے
ترے پاس لاکے اے ارجمند
کرے کام سلطان روح کا تمام
مین بھیجون اُسے تا تباہی کرے
روانہ کیا ملک کو روح کے
رہ چشم سے آگیا ناگہان

کرے ہے ترے قتل کے واسطے
شریعت کی زنجیر مین لے جکڑ
کہا ہائے تدبیر اب کیا کرون
کہ تا اُسکے صدمہ سے بیچار ہون
کرون اس طرح مین بھی سامان جنگ
عدم کا مین رستہ بتاؤن اُسے
ستمگر ہنر ہی کا ہے میرا شعار
کہ مین چھوڑ رکھا ہے اُسکو جو یون
مچاؤن فساد ایسا اور شور و شر
تو یان بھی نہین جنگ سے کچھ ڈر
کہ سلطان روح کی بڑی شان ہے
کہ ہر کام مین ہے ہمارا مشیر
یہ سنتے ہی ابلیس آیا ادب
ہماری ہو مشکل سب آسان کار
ہو آسان سب تیرے اقبال سے
کرون حرص کی قید مین اسکو بند
وہی بخشتی ملک کا فی ہے بس
سپیدی کو اُسکے سیاہی کرے
جو تھے مملکِ تن کے نگہبان چند
لیے ساتھ غصہ کی فوج گران

تمام اپنے لشکر کو آراستے
یہ سنکر خبر نفس نے رو دیا
کہ تا ہاتھ سے اُسکے جیتا رہون
کرون مین بھی اب اُس سے لڑنیکا فکر
جسے دیکھ فوج اُسکی ہو جاوے تنگ
بھلا ملک تن چھوڑ جاؤن کہان
فساد اور فتنہ میرا کاروبار
جو اُسوقت اپنے پر آجاؤ مین
کرون ملک کو اُسکے زیر و زبر
یہ کہکر لگا سوچنے پھر وہ خام
نہین لڑنا اس سے کچھ آسان ہے
بلا کرکے اُس سے کر وہ صلاح
بجالایا آداب شاہانہ سب
یہ اتنا نہ کچھ کار دشوار ہے
پکڑ اُسکو لاؤن مین ہر حال سے
امیر ہے تری فوج مین حرص نام
خرابی کو اُسکے وہ ڈھانی ہے بس
شہ نفس نے دیکے خلعت اُسے
کیا ہر طرف راہ کو اُسکی بند
خبر ہوئی وزیر عقل کو

اس مصرع کہ سے اور بھیجنا امیر قناعت کو مقابلہ حرص سنگھ کے اور حلم کو غصے

گے اور فتح ہونی اُسکی

وزیر خرد نے سنایا یہ حال
ہوا فکر کا اُسکے اُسکو خیال
امیروں کے لشکر کو لیکر تمام
اگیا روح کے پاس با احترام
کہا حال حرص اور غصے کا سب
کہ آئے ہیں لڑنیکو یہ ہم سے اب
کہا شہ نے لشکر ہو وہ چاہتے ہیں
کہ جو قتل اُن مفسدوں کو کریں
کہا عقل نے اے شہ نامدار
مقابل ہیں اُن کے پئے کارزار
امیر قناعت کو تم بھیج دو
کرے حرص کو دم میں ناپید جو
اگر فوج غصے کی ہو اُسکے سنگ
کرے لشکر حلم جا اُسکو تنگ
کرو مستعد ایسی جنگی سپاہ
کہ ہوں جس سے یہ دونوں مفسد تباہ
جو ہونے لگی دونوں جانب سے جنگ
ہوا حرص و غصہ بہ میدان تنگ
امیر قناعت سے اور حلم سے
غضب حرص مغلوب دونوں ہوئے

آنا شہوت سنگھ کا بمقابلہ وزیر عقل کے مع فوج فسق و فجور کے

وہ شیطان جو نفس کا تھا وزیر
تب دیکھ لشکر کو ہو کر حقیر
کہا نفس سے اُن کی ہووے مدد
کہ ان دو سے ہوگا نہ یہ فتنہ رد
وہ اب چاہیے بھیجنی فوج سخت
کہ جو لے شہ روح سے تاج و تخت
ہے تجویز شہوت کی جا و سپاہ
کرے عقل کے ملک کو جا تباہ
جمع کرکے سب فوج فسق و فجور
کرو اُسکے ہمراہ تم بے قصور
لگا بے حیائی کی ہتھیار سب
چلے شہوت سنگھ بہر حرب
کرے عقل کو جا کے زیر و زبر
ہمارا وہ ہے دشمن سخت تر
جو ہو عقل شہوت سے مغلوب آہ
تو ہو روح کا ملک سارا تباہ
کہا لاؤ دیکر کے خلعت اُسے
روانہ کریں ملک کو روح کے

بھیجنا وزیر عقل کا امیر تقوی کو مع افواج شرم و حیا و صلاحیت کے مقابلہ شہوت سنگھ کے اور فتح ہونا امیر تقوی کی

وزیر ہنرور شہ روح کو
خبر پہونچی اس حال کی یار جو
کہا خاص اُس نحستی ملک کو
کہ تقوی ہے جسکا لقب بھیجدو
ہو فوج صلاحیت اُسکی مدد
کہ ہو فوج فسق و فجور اس سے رد
سپر تیغ شرم و ثقاہت کی لی
خبر جا کے اہل شقاوت کی لی
حیا جنگ اُسکا جو ہے اک کفیل
کرو اُسکے ہمراہ اُسے بے دلیل
شہ روح کا حکم پھر اُن کو ہو
کریں لشکر نفس کو قتل جو
غرض آکے میدان میں قائم ہوئے
لڑائی کو آپس میں برہم ہوئے
لگی ہونے آپس میں جس وقت جنگ
زمیں آسمان رہ گئے دیکھ دنگ

کبھی یہ تھے غالب وہ غالب کبھی گاہ
لگا ہونے یوں ملک تن کا تباہ
پھر آخر ہوئی غالب عقل بصیر
کیا لا کے شہوت کو اپنا اسیر

غصہ کرنا نفس کا شیطان وزیر پر اور آپ سوار ہونا نفس کا واسطے لڑائی کے سلطان روح کے سب لشکر لیکر

سُنی نفس نے یہ خبر جس گھڑی
سیہ کار شیطان مکار کو
کری تو نے سُستی جو اے روسیاہ
شہِ روح کو جس سے کر لیں اسیر
جوان ہین جو ہون سخت تر بیدرنگ
پکڑ کر کے لاوے مرے پاس جو
عزازیل بولا کہ اس جنگ مین
مین ہوں اور ہے لشکر بیشمار
ہے کیا روح کیا عقل دونوں مین
ہوا جنگ کے واسطے خود سوار
لیا نیزۂ گمرہی اپنے ہاتھ
چلا مستعد ہو پے کارزار

وہین جان پر اسکے آفت پڑی
کہا تجھکو لعنت ہو اے سست کار
ہوئی فوج شہوت کی ساری تباہ
بلا پہلوانوں کو لشکر کے اب
شہِ روح سے وہ کرین جا کے جنگ
مین دیکر بہت خلعت و مال و زر
کروں گا نہ ہرگز قصور اب کی مین
تو پھر دیکھنا اس صفت جنگ کو
کروں قتل یا قید دیکھو تو مین
لی گردن مین تلوار غفلت کی ڈال
ہوئی فوج فسق و فجور اسکے ساتھ

بلایا وزیر سیہ کار کو
کہا تو نے لشکر مرا خوار و زار
کر اب ایسی تدبیر تو اے وزیر
پھر انہین سے چھانٹ اہل حرب
وزیر خرد اور شہِ روح کو
بٹھاؤں نہ اب اُسے تخت پر
مگر ہو شہ نفس بھی خود سوار
کروں پانی میں اُس دل سنگ کو
یہ سُنکر شہ نفس خوش ہو کے یار
رعونت کا خود اور شرارت کی ڈھال
وہ مستی کے گھوڑے پہ ہو کر سوار

آگاہ ہونا سلطان روح کا اس معاملے سے اور بھیجنا وزیر عقل کو مع لشکر دین اور تقوی کے اور برابر رہنا دونوں لشکروں کا

اور ہے لشکر بیکران اُسکے سنگ
کہا کھول دے سب خزانوں کے در
ہے تکلیف مین نفس سے ملک تن
جہنم مین داخل کرو سر بسر

جو سلطان روح نے خبر یہ سُنی
لیے خنجر و تیغ و تیر و تفنگ
نکل آئے سب لشکر دین و داد
وزیر اُسکا شیطان ہے راہزن
کمر باندھ لڑنے کو تنہا رہو

کہ آیا ہے لڑنے کو نفس دنی
وزیر خرد کو بلا جلد تر
زمین جسد سے اُٹھا دے فساد
کسی طرح ان دونوں کو کٹوا کے سر
کرو ترک جو کچھ بھی تقصیر کا ہو

جمع کرکے سب فوج و لشکر تمام
کہ تا ملک تن سے ہو یہ فتنہ دور
کہ یہ کام لائق نہین شاہ کے
مین لیتا ہون اُنکی خبر اس زمان
مین ہون آپکا ایک ادنیٰ غلام
دیا اُسکو پھر خلعتِ آفرین
سپر نیک بختی کی لا اسکو دی
دیا حکم اُسکو پے کارزار
وزیرِ خرد جنگ کو جب چلا
خلل آیا شیطان کی اوسان مین
ہوئی ہر دو جانب صف آراستہ
کیے آکے میدان مین قائم نشاں
زمین بدن گرد لشکر سے آہ
ہوا پانی پانی دل کوہ سنگ
لگی ہونے جو وقت آپس مین جنگ
ادھر ظلمتِ نفس با شور و شر
کبھی کارِ نیک و کبھی کار بد
بکائے تھے دل سے وہ لڑ بغض کین
اسی جنگ مین سب جوانی گئی
ہوا نفس کا مفسدہ جا بجا

لڑائی کا تم بھی کرو انتمام
وزیرِ خرد نے زمین چوم کر
جو ایسے کمینون سے جا کر لڑے
جو ہو ایک بندے سے دشمن تباہ
کرون دم مین سب دشمنونکو تمام
کیے ہوشیاری کے خنجر عطا
دیا ہاتھ مین نیزۂ راستی
کری ساتھ تقویٰ و دین کی سپاہ
پڑا نفس کی فوج مین زلزلہ
جو خورشید خاور لے کی تیغ علم
کھڑی مستعد جنگ کے واسطہ
مقابل دو لشکر ہوئے جس زمان
ہوئی ایسی تیرہ خدا کی پناہ
لگی چلنے جو تیغ و تیر و تبر
زمین ہوگئی خون سے سرخ رنگ
سپید و سیہ جمع آکر ہوئے
کبھی زہد و تقویٰ و گاہے حسد
کبھی رومی روح سے با وقار
بد او رنیک مین زندگانی گئی

مجھے بھی ہے اب کوچ کرنا ضرور
کہا عرض اے شاہ والا قدر
رہو ملک مین تن کی تم کامران
عدو کے مقابل ہو کیون بادشاہ
یہ سنکر ہوا خوش بہت شاہ دین
ریاضت کا خود اُسکے سر پر دھرا
غرض زہد کے اسپ پر کر سوار
چلا دھوم سے لشکرِ دین پناہ
نکل کر کے جب آیا میدان مین
ہوئے ابر کے جوڑ لشکر بہم
امیرون نے لشکر کی با رعب و شان
پڑا شور اندر زمین و زمان
ہوئے جب مقابل دلیران جنگ
ہوا خون کوہ و زمین کا جگر
تھی اس طرف خورشید روح جلوہ گر
جون حبشی و رومی برابر ہوئے
کبھی فوج زنگی نفسِ لعین
زمینِ بدن ہوتا باغ و بہار
اس عرصے مین یہ جنگ قائم رہا

طلب کرنا سلطان روح کا دیوان کل کو کہ وہ
پھیر روشن ضمیر ہے اور شامل کرنا اسکا اصلاح جنگ وغیرہ مین

شہ روح نے حال دیکھا یہ جب
کہ صورت تباہی کی ہے پیش اب
کہا اور تدبیر اب کیجیے
عدو کو کسی طرح زک دیجیے
ہوا ہے ترقی پہ نفس شقی
گیا پھیل فتنہ فساد ہر جگہ
وزیر خرد کو کہا پھر بلا
کیا تو نے ہر چند جنگ و دغا
و لے فتنہ تن سے نہ بیرون ہوا
نہ دل نفس ملعون کا خون ہوا
شریک انکو ہوئے دبیر کبیر
ہے جسکا لقب پیر روشن ضمیر
مرے ملک کا ہے وہ دیوان کل
مدد سے ہٹے اسکے یہ شور و غل
صلاح اسکی چلکر کے اب لیجیے
کہے وہ جو اسپر عمل کیجیے
رکھو اسکو شامل لڑائی مین تم
کہ ہو دشمن شوم تا یان سے گم
رہو دل سے مصروف اسلام پر
کرو جی فدا اپنا اس کام پر
کرو ایسی ہمت کہ ہو زیب دین
کہ روشن ہو جس سے ہند کی زمین
مٹا کر کے کفر اور بدعات کو
شریعت کی ظاہر کرو بات کو
بہم ہو کے جا کر لڑو اس قدر
کہ ہو نفس کا کار زیر و زبر
نہ چاہون کہ ہووے قتل وہ زشت خو
پکڑ لاؤ زندہ مرے روبرو
مرے پاس لاؤ اُسے تم پکڑ
شریعت کی زنجیر مین یون جکڑ
رکھون اسکو قابو مین اپنے مدام
مین وہ گر بتا دون جس طرح چاہتا ہون امام

آگاہ کرنا جاسوس نفس کا شیطان وزیر کو اس سے اور بھیجنا سلطان کا طول امل سنگھ کو واسطے قتل کرنے عقل اور وزیر کے زہر دیکر اور نا امید ہونا اسکا

جو جاسوس تھے نفس کے یہ سُنا
تو شیطان کے جا پاس کو وہ دُھنا
کہا جا کے بیٹھا ہے کیا اے وزیر
کوئی دم مین ہو نفس اور تو اسیر
شہ روح نے یہ کیا اہتمام
کہ دیوان تن پیر ہے جسکا نام
وزیر خرد کو کیا اُس کے سنگ
کہ تا دشمنونکا کرے کار تنگ
شہ نفس کو جا کے کہہ یہ خبر
کہ اس فتنہ کا تو بھی کچھ فکر کر
یہ شیطان نے سنکر دلاسا دیا
کہا شہ سے کہنے کی حاجت ہے کیا
ہے لشکر مین اُسکے وزیر خرد
مین بھیجون اُسے جو کرے اسکو رد
مقابل مین اُسکے مین بھیجو اُسے
کہ جو کاٹ سر اُسکا لادے مجھے
نہ دیوان تن سے ہے مطلب مجھے
ہے منظور قتل عقل کا اب مجھے
خرد لاکے قابو مین ہووے اگر
تو خود پیر بیکار رہ سر بسر
وزیر خرد اور دیوان تن
کرون قید دونونکو مین بے محن
مین بھیجون ہے طول امل جسکا نام
کہ ہو پیر کا کام جس سے تمام
وہ دیدیکے وعدہ بہت خوب تب

کرے پیر کا کام زیر و زبر
چھپا کر کے ایسا اگے زہر وے
بچے پیر کے کار مین تا خلل

کرے قتل پھر عقل کو وہ ضرور
کہ شیطان و نفس اُنکی شر سے بچے

کہ مرنے سے جسکے یہ فتنہ ہو دور
ہوا رخصت اس سے جو طول امل

مطلع کرنا جاسوس دین کا کہ جو مقیمان یقین کے ہین سلطان روح کو اس امر سے اور نگہبانی پیر اور عقل کی روح کو طول امل کے شر سے

ہین جاسوس دین مقیمان یقین
اسے تیرے ہر کام مین خلل ہے
وزیر اور دیوان تن کو مگر
پھر اُسوقت لین ملک کو تیرے چھین
ہے کار اُسکا پوشیدہ دشمن کشی
نگہبان رہیو تم اُن کے سدا
کہ اب کوئی تدبیر کرنی ضرور
بلا کر کہا اُس کو اے خوش نہاد
رہو عقل اور پیر کے ساتھ تم
نگہبان رہین عقل کے ہر زمان
رہے تیسرا یاد تنگی گور
یہی چار کافی ہے در انتظام
یہ چارون رہین جس کے ہمراہ یار
رہے اُس سے طول امل دور دور
بہت گرد راہ حسد سے بھرا
عدو کا نہ اس پر ہوا کچھ گذار

جو رخصت ہو طول امل نکل چلا
خبر دی یہ جا کر کہ اے شاہ دین
خبر رکھیو اسکی تم ہر حال مین
نہ پہونچاوے صدمہ کوئی حیلہ گر
ہے لشکر مین اک نفس کے حیلہ گر
کرے غم لاروان جہان ہو خوشی
شہ روح نے جبکہ قصہ سُنا
کسی طرح یہ فتنہ ہو یہان سے دور
رکھو تم نگہبانی ہر آن کی
کرو اس سوا اور نہ کچھ بات تم
رہے ایک یاد نزع جنگ خان
خرد پیر کے ہو نگہبان بغور
نزع موت اور قبر روز حشر
نہ طول امل کا ہو اُس پر گذار
غرض آیا چھپ کر کے طول امل
کہ تا عقل کو زہر دے بر ملا
طرف پیر کے پھر گیا عزم کر

تو جاسوس دین نے سُنا بر ملا
کہ یہ آپ کا جو وزیر عقل ہے
عدو کے نہ پھنس جائین جال مین
نہ دیکھے زہر اُن کو ہاے کہین
کہ طول امل نام ہے اُس سے ڈر
ہے دشمن وزیر اور دیوان کا
تو اس بات کی فکر مین وہ لگا
تھا جس جس کا سلطان کو اعتماد
وزیر خرد اور دیوان کی
کیا حکم تا چار شخص پاسبان
اور رہو دوسرا یاد مرگ ای جوان
ہے چوتھی رہے یاد روز قیام
رہین یاد جسکی یہ شام و سحر
رہین جو کہ یہ چار جسکے حضور
کہ تا ڈالے اندر خرد کے خلل
جو چارون طرف تھی نگہبان چار
کہ تا لے حسد سے کچھ اُسکی خبر

عدووں سے رکھتے تھی شام و پگاہ

ناامید ہوگے پھر ناطول امل سنگھ کا اور بھیجا نفس کا حسد سنگھ اور بخل سنگھ اور ریا سنگھ اور عجب سنگھ کو واسطے لڑائی وزیر عقل اور دیوان پیر کے

کہا گرچہ مین خوب کوشش کری
نہ آیا مرے کوئی پروا کئے مین
نہ اُن دوسے آیا مِرے ایک ہاتھ
تو میدان مین چل کر ان کی خبر
نہ رکھ مجھ سے اُمید کچھ اب مگر
کرو جاکے روح و خرد کو تباہ
حسد سے تھا یہ وہ وزیر سیاہ
ہماری بھلا جان بری ہوگے کب
گلے میں ہین ڈال گئتی کی جون
مرا اور ترا کچھ نہ ہووے نشان
کیا نفس باغی نے پھر انتظام
لڑائی بغیر اب تو چارا نہین
حسد سنگھ اور بخل سنگھ کبر خان
ہوے جمع میدان مین آکر تمام
لڑائی کو طیار سارے رہو
ہوا آکے میدان مین جنگ جو
کہا عُجب کو مستعد یان رہو
تو پھر ملک مین اُسکے ڈالو خلل

غرض ناامید ہوکے طول امل
چھُری میری لیکن نہ خونین بھری
یہ کہین گرچہ چھپ چھپ کے تدبیر ہین
کہ تھے ہر گھڑی پاسبان انکی ساتھ
مین کرتا تھا جو کچھ کہ سب کر چلا
تو تدبیر سے اپنی چاہے سو کر
جو یہ بات شیطان سنگھ نے سُنی
یہ دی نفس کو جا صلاح تباہ
جو اس جنگ مین کچھ ہوئی انکی ڈھیل
جدھر چاہے دوڑالے ہمکو زبون
یہ سُنکر خبر نفس رونے لگا
بلائے مددگار اپنے تمام
اکھٹے ہون میدان مین اہل حرب
ریا سنگھ اور عجب خان پہلوان
ہوا حکم سب کو کہ ای جنگ جو
نہو جیت و کا بل نہ ہارے رہو
حسد بخل قایم کیے اک طرف
رہے اُس سے باقی تو اُسکو کہو
یہی چارا میر اب کرین جا کی جنگ

گیا پاس شیطان کے بے خلل
کیے سیکڑون حیلے اور داؤ مین
وہ لے میرا اُن پہ چلا کچھ نہ بس
نہین ہار سکتے انھین چھپ کے یہ
وے میرا بس کچھ نہ اُن پر چلا
جمع کرکے سب فوج و لشکر سیاہ
گیا ہاتھ ملتا طرف نفس کی
کہ بے رنج اور جازی کرا ب
مجھے اور تجھے شہ کرے یوں ذلیل
رہے ملکِ تن مین وہ مت کامران
غمِ دل کو اشکون سے دھونے لگا
کہا ذلت ہمکو گوارا نہین
لڑائیکا سامان ہو جمع سب
غرور اور طمع اور فضولِ کلام
لڑائی مین شیطان کے ساتھ ہو
نکلکر کے خبیطان و دیر عدو
ریا کو کہا کر عمل تو تلف
رہے روح کے جب حسنِ عمل
خرد پر ہر اک سو سے برسا دین سنگ

آگاہی پائی وزیر عقل اس واقعہ سے اور بھیجا امیر سخاوتکو مقابلہ مین بخل
کے اور نصیحت اولیا کو حسد کے اور صدق و اخلاص کو ریا کے اور
خوف و رجاء خدا کو عجب کے اور فتح ہوئی انکی

کہ پھر مفسدون نے اُٹھایا ہی سر
غرض سوچ کر اُس نے با اہتمام
یہی چار سردار والا جناب
سخاوت سے ہو تو حبیب خدا
حسد سنگھ پر اُس کو قائم کیا
ریا سنگھ مردود کے قتل کو
کرے صدق و اخلاص درجہ بلند
اگر قہر حق سے تو ڈرتا رہے
تو پھر کیون ہون اپنی بڑائی تجھے
خدا کی عنایت ہی تجھپر میان
عبادت پہ کیا ناز کرتا ہے تو
نہ کر کار حق کو قیاس آپ پر
چلے دونون جانب سے تیر تفنگ
شجاعانِ دین جب ہوے جنگجو
لگا بہنے ہر طرف دریاے خون
غرض غالب آیا وزیر خرد
گئے بھاگ یک لخت عجب و ریا
کیا جبکہ مردانِ دین نے ہجوم

جمع ہوکے سب دشمنانِ دغل
کیا جمع لشکر کو اپنے تمام
امیر سخا کو کہا اے جوان
اور ہو بخل سے رنج مین مبتلا
نصیحت سے مردونگی ہو فتحیاب
جوان صدق و اخلاص تم رہو
کیا حکم تا عجب سنگھ کو تباہ
تو پھر عجز کا کار کرتا رہے
سمجھ لے کہ حق سے ہین کام سب
جو دی نیک توفیق تجھکو یہان
خدا نے دی توفیق طاعت تجھے
خدا کی طرف سے ہی سب خیر و شر
شجاعت کو اپنی دکھانے لگے
پڑی نفس کی فوج مین ہاہو
یہان تک تو لڑ لڑ کے کشتہ ہوے
ہوے دونون مغلوب بغض و حسد
کیا زور جب لشکرِ پاک نے
گیا بھاگ سب لشکرِ نفس شوم

وزیر خرد نے سُنی یہ خبر
لگے ڈالنے ملکِ جان مین خلل
امیر دلن سے اپنے کیے انتخاب
بخل سنگھ کی لے خبر اس زمان
نصیحت کہ ہے خصلتِ اولیا
اور ہو خان و مان سب حسد سے خراب
ریا سے ہو تو خوار اور مستمند
کرے چلکے خوف و رجا الہ
اگر ہووے خوف خدائی تجھے
جو طاعت کرے تو تو ہی لطفِ رب
تو کیون عجب پہ پھر مرتا ہی تو
ہی لازم یہ شکرِ عبادت تجھے
غرض آکے چارون ہوے گرم جنگ
ندی نالے خون کی بہانے لگے
ہوئی گرمی جنگ یہ کیا کہون
کہ ہر جا پہ کشتون کی پشتے ہوے
جو اک لشکرِ دین نے حملہ کیا
لگی کفر کی فوج سب بھاگنے
لڑے ایسے میدان مین پانون گاڑ

دیا کفر و بدعت کو جڑ سے اکھاڑ
شکست ایسی دشمن نے پائی تمام
نہ لیگا کبھی پھر لڑائی کا نام
جو دیکھا یہ شیطان ملعون نے حال
لگا اسکی چھاتی پہ تیر ملال
چھپائی گو اُس نے بہت یہ خبر
دیے شہرہ اسکا ہوا در بدر

خبر ہوئی نفس کو اس شکست کی اور بھیجنا ہراول طمع کو اور حب جاہ اور حب دنیا اور فضول کلام کو واسطے لڑائی وزیر عقل کے

پھر آخر کو جب نفس نے یہ سُنا
تو سنکر کے حسرت سے سر کو دُھنا
کہا لاؤ دستور بے نور کو
کہ تا دون سزا خوب اُس بے ور کو
غضب سے کہا شہ نے اے خود پرست
کیا تو نے کیا جو ہوئی یہ شکست
کیا کار کیا تو نے اے روسیاہ
کیا فوج ساری کو آخر تباہ
نہ تجھ سے ہوا کام کوئی درست
ہمیشہ رہی تیری تدبیر سست
اگر ہے یہی سستی اے سست رائے
مین جا کر پڑون روح کے زیر پائے
مجھے چھوڑ اُس کی اطاعت کرون
مین اب حکم مین اُسکے ہر دم رہون
شہ روح ہے شاہ والا جناب
کہ جسکی اطاعت سے ہے فتحیاب
یہ سُن بولا شیطان وزیر لعین
مین لڑنے سے اے شاہ عاجز نہین
مرے پاس حاضر ہین سردار اور
بہت ان کے آتے ہین لڑنے کو طور
شجاع اور سپہدار خونخوار ہین
مرے تیرے وہ سب مددگار ہین
نہ کھا غم نہ ہو جا کے اُسکا مطیع
کرون لا کے اسکو ہی تیرا مطیع
شجاعت کو اپنی دکھاؤن تجھے
ابھی اس رنج و غم سے چھڑا دون تجھے
کرون لشکر عقل و روح کو تمام
ترے آگے لاؤن پکڑ انکو عام
زمیں چوم کر الغرض عرض کی
عدو پر مجھے حکم ہو اس گھڑی
کہ لڑ کر کے اے نفس والا حسب
ہین دون عقل اور روح کو جا ادب
غرض پھر آیا بمیدان جنگ
کرے تا خرد و روح پر عرصہ تنگ
ہراول طمع کو بلا کر کہا
سوارون کو اپنے تو لے جلد جا
کہ کر سارے لشکر کے آگے جدال
طمع غبار اُن کی آنکھون مین ڈال
طمع کرتی ہے عقلمندون کو کور
طمع سے پڑین جال مین مرغ و مور
کیا پیچھے قائم عدو لعین
کہ دشمن ادھر سے نہ آجائے کہین
طرف دہنے ہو لشکر حب جاہ
اور ہو حب دنیا کے بائین سپاہ
فضول کلام اب مدد کو رہے
جدھر چاہیے جا ادھر دوڑ کے
جدھر دیکھئے لشکر کی ہوتی شکست
ادھر جلد جاوے وہین کر کے جست
غرض اس طرح سے کیا بند و بست
شہ روح کو تا کہ دیوے شکست
بھیجا وزیر عقل کا امیر توکل

کو مقابلہ طمع کے اور خضوع کو واسطے غرور کے اور زہد وتقوی کو حب دنیا کے
اور علم فنا کو واسطے جاہ کے اور خموشی کو واسطے فضول کلام کے

وزیر خرد سن کے یہ بے ہراس
عدو نے سپہدار بھیجے ہین سب
کرو جو تھے اسکے چھٹے پہلوان
کہو جلد تر اب ہے تاخیر کیا
کرو لشکر خاص سے چھانٹ اب
شجاعت کے احکام مین فرد ہون
کرو مستعد جنگ کو بید لیل
امیرون سے اپنے تو کر انتخاب
امیر توکل سپہدار کو
کرے دفع بھیجے سے فوج غرور
طرف داہنے جاوے امیر کبیر
کرے جاہ و عزت کو دم مین تمام
امیر خموشی کو قائم کرو
کرے جا کے خاموشی اسکو غلام
ہوا آکے میدان مین پھر اژدہام
امنگ اپنے دلکی مٹانے لگے
لڑائی تھی مردون کو سیر چمن
قدم بر قدم آگے دہرتے تھے وہ
گئی بھاگ فوج عدو اس زمان

کیا مصلحت کو شہ سوچ کر پاس
شہ نفس نے فوج سے چھانٹ کر
وہ آئے ہین لیکر کے فوج گران
بجا لا کے آداب بولا وزیر
شجاع اور دلیر اور اہل حرب
نکال اپنے لشکر سے تم پہلوان
نہو دفع کرنے مین دشمن کے ڈھیل
کہا عقل نے اپنے لشکر سے لو
طمع کے مقابل مین آگے کرو
طرف بائین جاوے زہد و تقوی کی فوج
کرے جا کے جو حب جاہ کو اسیر
فضول کلام اس طرف ہو اگر
سخن بیہودہ کو کرے قتل جو
شجاعت کی جا کر کے سب داد دین
لڑائی کی ہونے لگی دھوم دھام
لگے کرنے مردان جان کو نثار
گل و غنچہ ہوتے تھے زخم بدن
ہوا حملہ جب لشکر دین کا
لبو نیم ہائی اسکے دشمن کی جان

کہ جنگ عظیم آیا ہے پیش اب
لڑائی کو بھیجے ہین سب نامور
کہا شاہ نے اسکی تدبیر کیا
یہ ہے عرض اے شاہ روشن ضمیر
علیحدہ کرو ان مین جو مرد ہون
مقابل کرو ایک کے اک جوان
کہا شاہ نے ہے یہ رائے صواب
ہراول کو جو سخت مضبوط ہو
امیر حضوع کو جو حکم حضور
کہ تا دے مٹا حب دنیا کی کھوج
کرے ہے یعنے علم فنا جسکا نام
ہے تدبیر اس کی یہ اس وقت پر
ملے جس جگہ پر فضول کلام
عدو کو پکڑ کر کے گردن کشتہ کرین
جوانان شجاعت دکھانے لگے
سمجھتے تھے زخمونکو باغ و بہار
نہ مرنے سے کچھ اپنے ڈرتے تھے وہ
گیا پاؤن اکھڑ فوج بےدین کا

بھیجنا نفس کا آخر کار

بخشش تکبر کو واسطے جنگ کے اور مقابل ہونا تواضع کا تکبر سے اور فتح پانی اسلام کی اور بھاگنا شیطان کا اور پکڑا جانا نفس کا

شہ نفس یہ دیکھ کر ڈر گیا
سپر تیغ و زر مال بے انتہا
ہے لازم کہ جا کر اعانت تو کر
کہ فوج خرد کو کرے تا کہ زیر
ہوا واقع جو وقت وہ تو نمین جنگ
تکبر کو لایا تواضع پکڑ
کہا لشکر اسلام یکبارگی
کرین جیسا چاہین پھر ہم انتظام
کیا حملہ ہر طرف سے آن کر
تبر خنجر و نیزہ و ہم سنان
ہوے قتل سردار لشکر فرار
سیہ بخت مکار غدار کو
شہ روح کے لا کے آگے گیا
کرو قتل یا قید مین دیجیے
بدی کی بنا کر کے صورت بھلی
چلا یا طریق شریعت پہ تو

وہ مرنے سے پہلے گویا مر گیا
کہا اب تو امداد کرنی ضرور
مرے حکم کی اب اطاعت تو کر
ادھر لشکر روح سے با سپاہ
تکبر پہ آخر ہوا عرصہ تنگ
خرد نے جو دیکھا کہ کار عدو
کرے حملہ جس سے ہو آوارگی
غرض کر کے ہر طرف سے ازدحام
برسنے لگے اُن پہ تیر و تبر
برسنے لگا مینھ سا چارون طرف
عزازیل بھی بھاگا ہو بیقرار
گلے پاؤن مین طوق و زنجیر ڈال
کر شہی عرض حاضر ہی یہ بیحیا
برائی کا بدلہ برائی ہی یار
دکھاوے اگرچہ یہ نفس دنی
یہ مکر شیاطین آوے بکار

بلا بخشش تکبر کو پھر دیا
تو خود جا کہ لشکر مین آیا فتور
تکبر اُٹھا جیسے غرندہ شیر
اسیر تواضع ہوا جنگ خواہ
کمند ایک گردن مین ڈال اور پکڑ
ہے مغلوب غالب ہی فوج نکو
لگے تا ہووے آوارہ دشمن تمام
مٹانے لگے نفس و شیطان کا نام
چھری گرز و شمشیر و تیر و کمان
عدو کا لگا ہونے لشکر تلف
پکڑ لائے نفس تبہ کار کو
بنا کر کے اسکا بہت زشت حال
کیا یہ حاضر ہے جو چاہیے کیجیے
نہ کر ظاہر اور باطن اک تو شمار
نہ کر تو خیال اپنا ای نیک خو
ہو تو حشر میں آخرش خوار زار

حلم کرنا سلطان روح کا واسطے قتل نفس کے اور چھڑانا وزیر عقل کا نفس کو قتل سے اور زندہ رکھنا اسکو

شہ روح کے پاس جکڑا ہوا
شہ روح جا کر کے پیش خدا
غرض آیا جب نفس پکڑا ہوا
لگا سجدہ شکر کرنے ادا

خدا کی طرف سے یہ سامان ہوا
ہے شکر خدا دی فتح ہم کو عام
ہوا شرع کے حکم کا خوب زور
شہ روح کے یہان ہوا یکنام
کہ حاضر ہو جلاد تقوی شتاب
فساد اور فتنے کا ہیگا نشان
تو پھر دفع کرنا ہو اسکا محال
کیا عرض اے شاہ والا حسب
نہین مارنا اسکا اب خوب ہے
مگر حکم ہو طوق و زنجیر کو
رکھو اپنی خدمت مین اسکو صدا
نہیں مارنا اسکو بہتر کبھی
جو مارے اسے تیرا نقصان ہی
تو پھر پشت پر اسکے ہو وسوار
ریاضت کی زنجیر پائون مین کر
ہمیشہ رہے قید مین یہ شقی
کہا عقل نے نفس سے اے عمو
گنہ کرکے کیون دور عقل سی ہوا
تو کر سات ہو کر اب شاہ کی
چھڑاؤن تجھے قید سی مین ابھی
شہ روح دے تجھکو تکلیف سخت

کہ یہ دشمن بد پشیمان ہوا
وزیر خرد نفس کو زیر کر
گیا کفر اور فسق کا شر و شور
غرض نفس کو جبکہ آگے گیا
کہے قتل اس بد کو باصد عذاب
رہا زندہ گر یہ تو پھر وقت پا
ہی بہتر کہ دو مار کر یان سی ٹال
ہے قرآن مین فرمایا جا بجا
نہ قتل اسکا البتہ اسلوب ہی
ہو زنجیر شرعی مین یہ پای بند
سفر کے لیے اپنا خادم بنا
مگر گھاس اور دانہ کم اسکو دے
وہ کر حکم مین تیرے جب تک ہے
غرض اسکی تقصیر کر کے معاف
گلے عجز کا طوق ڈالو مگر
لگا رہنے زندان مین یاد دو ہو
پھر ایا ہی کیون تو نے جنت سی رو
بس اب توبہ کر اور رہو شہ کی سات
عبادات و طاعات اللہ کی
وگرنہ ہمیشہ رہیگا تو قید
ہمیشہ رہے تیرا برگشتہ بخت

ہوا قید نفس اور لشکر تمام
ہوا ملک مین تن کے خرم و خوش
وزیر خرد کر کے مژدون کا کام
تو یہ شاہ نے حکم اوس کو دیا
وجود ایسے مفسد کا اندر جہان
کریگا فساد اور فتنہ بپا
وزیر خرد نے بجا کر ادب
خدا عفو کے حکم کو بر ملا
کرو اب معاف اسکی تقصیر کو
رہے حکم کے طوق مین ذرہ چند
جو سرکش ہو گھوڑا بڑا قیمتی
کہ تا حکم مین تیرے ہر دم رہے
کرے پہلے اوس پہ عطا شہریار
دیا حکم رہنے کا زندان مین جان
زہد جنگ اور بندگی بیگ کی
ہوا اس بیچ اتفاق ایکروز
ترے حق مین تو مدہ وصل تھا
کہ تیری ہو اس مین سراسر نجات
رہ حق مین ہو چست تو اے غبی
نہو چھوٹنے کی کبھی پھر امید
یہ جب نفس نے جانا اب تو اسیر

ہوا قید میں روح کے ناگزیر
ہوں روز ازل سے میں شہ کا غلام
مرے کام سیدھے کو الٹا کیا
اُسے چھوڑ کر اب تو حاضر ہوا ہوں
ولیکن کروں تجھکو اپنا شفیع
مجھے ملک سے شاہ کے با فراغ
رہوں شہ کی خدمت میں مثل غلام
کہ روح طبیعی کا ہے وہ مکان
تو کچھ کام میرا اٹکتا رہے
اطاعت کروں اور رہوں اس جگہ
سخن کو نہیں تیرے ہرگز فروغ
کہا نفس نے اے وزیر خرد
جو ہو حکم مجھکو خبر دیجیے
لگا کہنے یوں شاہ روشن ضمیر
امیری اُسے دے ہیں پھر اب بھلا
ہے بہتر کہ رکھیں سدا قید ہم
سفر اور حضر میں رہے پھر غلام
وہ ملکوت و جبروت و لاہوت میں
تو ناچار یاد حق کی کرنے لگا
غرض قید یوں کی طرح سو سدا
طرف دوسرے اپنی کرتا نگاہ

تو ناچار ہو کر کے کہنے لگا
رہا شاہ کا لطف مجھ پر مدام
جو نیکی کا میں نے ارادہ کیا
مخالف ہوں گر شہ کا کافر ہوں میں
کہ سلطان دے مجھکو کچھ ملک اب
لئے قلعہ ہے نام جسکا دماغ
اگر یہ شہنشہ نہ رکھے قبول
مجھے حکم رہنے کا ہووے وہاں
مجھے شاہ اِن دو سے دے اک مقام
یہ پیغام جا کر مرا شہ سے کہہ
مقید ہے تسپر بھی اندر دماغ
تجھے اس سے کیا جو کرے رد و کد
وزیر خرد نے کیا عرض جا
کدھر ہے تری عقل اے وزیر
کہ تا ملک میں جا شرارت کرے
اُسے پانی اور دانہ دیں بیش و کم
مددگار ہو میر طاعت کی وقت
لے میری خدمت میں بالراس و عین
لگا کرنے طاعات صوم و صلوٰۃ
وہ کرتا تھا ناچار ذکر خدا
کبھی داؤ لگتا تھا اسکا اگر

وزیر خرد سے کہا اے خوش ادا
عزازیل نے مجھکو پر کھو دیا
وہیں اُس نے آ مجھکو گمرہ کیا
ہوا اب تو سلطان کا میں مطیع
کہ اس صوبے میں میں ہوں با طرب
جو ہو یہ عنایت تو پھر میں مدام
تو ملک جگر میں کروں نیز دل
جو روح طبیعی ہو تابع مرے
کروں جا کے واں اپنا انتظام
کہا عقل نے نابکار دروغ
رکھے بادشاہی کی بولے کلاغ
بھلا شاہ سے عرض تو کیجیے
یہ سنتے ہی شہ ہو گیا بس خفا
کیا سو مصیبت سے قید اسکو لا
پکڑ کر قلعہ پھر بغاوت کرے
ضرورت کے وقت اس سے لیں خوب کام
جدھر چاہوں دوڑاؤں میں اسکو سخت
نہ یہ مکر بھی نفس کا جب چلا
قبولا بدل راہ حج و زکوٰۃ
ولے وقت بے وقت پاکے راہ
تو کرتا شرارت کچھ اُس وقت یہ

رجعنا من الجہاد الاصغر الی الجہاد الاکبر

اسی واسطے ہے نبیؐ نے کہا
کہ ہیگا جہاد اکبر اس سے مراد
نہان ہے نبی نے رجعنا کہا
بیان کی ہے کر غور اے نیکنام
کہا مین جو کچھ کر عمل اس پہ تو
نہان راز کو اب عیان کر دیا
سدا اپنے دشمن سے ہشیار رہ
تو رہ تو بھی اسکی خرابات میں
رئیسان لشکر کی تو رکھ خبر
وہ کب اپنے لشکر سے غافل ہوا
تو ہشیار رہ ہر لحظہ رہنا ضرور
نہین تو سمجھ تجھ پہ آفت پڑی
جوان دل ہے تجھکو نہیں کچھ خبر
ہو دشمن کے اوپر تجھے فتح کب
حساب اس سے ہر آن لیتے رہو
رہو نفس پر کرتے ہر دم جہاد
کسی کو جو ہو پیش دشمن سے جنگ
تو مشغول اس اسکی ہے بات مین
تو غافل ہو پھر کس لیے اے عزیز
تجھے اس جہان سے گذرنیکی وقت
تجھے چار ناچار مرنا ضرور

کہ ہے نفس دشمن تمہارا بڑا
جو مومن کرین کافرو پر جہاد
بیان کر دیا اس کا مین مدعا
کری عمر تفصیل مین صرف مین
کہ تا روز محشر مین ہو سرخ رو
کیا کر تو اس پہ ہمیشہ عمل
نہ سو خواب غفلت مین بیدار رہ
کھڑا ہے عدو جنگ کے واسطے
کہ تا پاوے دشمن کے اوپر ظفر
نہیں اپنے دشمن کی تجھکو خبر
محاسب ہو اس نفس کا بے قصور
امیرون سے تو نفس اور روح کے
تو اس جنگ مین تو ہو عاجز مقر
یہ بس نفس ہو روح پر فتحیاب
بدی پر سزا اس کی دیتے رہو
تو کر یاد مین حق کی ہر سانس صرف
رکھے مستعد فوج کو بیدرنگ
جو ٹھہرا ہے اے یار مرنا تجھے
نہین تجھکو اس بات کی کچھ خبر
سوا حسرت افسوس کے اے میان
سفر کے لیے توشہ کرنا ضرور

کرو نفس کے ساتھ اپنے جہاد
کہین اسکو شرع مین اصغر جہاد
مین تفصیل اور شرح اس کی تمام
نبیؐ نے کہا اسکو اک حرف مین
یہ جو مین نے تجھ سے بیان کر دیا
چلا جاوے جنت مین تا بیخلل
رہے تیرا دشمن تری گھات مین
تو رکھ اپنے لشکر کو آراستے
کہ جو شاہ لڑنے مین کامل عیار
کرے مستعد وہ ترے قتل پر
لیا نفس سے کر حساب ہر گھڑی
خبردار دونون کے رہ حال سے
جو غفلت میں تیری گئی عمر سب
در اس خواب غفلت سے ای جان شتاب
کرو ہر گھڑی حق تعالی کو یاد
مٹا دل سے تو خواب غفلت کا حرف
رہے موت ہر دم تری گھات مین
اس عالم سے آخر گذرنا تجھے
یہ سب ہوگا معلوم کر نکلے دن
نہ آویگا کچھ کام اس وقت وان
اسی واسطے ہی نبیؐ نے کہا

جہاد اپنے تو نفس سے کر سدا
مخالف ہو جو یار کی راہ مین
اور اُسکے تماچی مددگار کو
بس اک نکتہ پر ختم کی مین کلام
کبھی مکر دنیا پہ مائل نہ ہو
الٰہی بحق نبی پاک ذات
دعا مانگ حق سے بصد التجا
لیا گھیر اب فوج اغیار نے
کرے قتل جو فوج اغیار کو
الٰہی مین عاجز ترا بندہ ہون
کرم تیرا ہر اک کا ہی چارہ ساز
[illegible]اذکر ہر اک کرے صبح و شام
[illegible] مہر وحدت ہی سب پر طلوع
الٰہی الٰہی برائے الٰہ
چھپے یا کھلے سب کے سب بخش دے
کہ مجھ سے ہوا کچھ نہ اچھا عمل
سوا تیرے فضل و کرم کے الٰہ
شراب محبت کا دے مجھکو جام
اسی درد سے مجھکو آرام دے
کرے عشق آ مجھ مین جوش و خروش
کہ گرمی سے اُس کی نہ پاؤن قرار

رہے ہی یہ دشمن تری گھات مین
اُسے ڈال دے قہر کی چاہ مین
لڑائی مین رہ اُسکی ذرات جست
بقول محمد عبد السلام
ہمیشہ تو کر نفس کے برخلاف
مجھے بھی ہوا اس نفس بد سے نجات
الٰہی الٰہی الٰہی الٰہ
لعین نفس و شیطان مکار نے
مرا ملک جان خالی ہو غیر سے
ملاقات کا تیری جو بندہ ہون
ترا حسن اک شہرہ آفاق ہے
شراب محبت کا پیتا ہے جام
سوا تیرے بتلا یہان کون ہی
طرف اپنے کوچے کی دے مجھکو راہ
خصوصاً گنہ مجھ گنہگار کے
رہا خواب غفلت مین بے خلل
کرم سے مرے کام آسان کر
تو راضی ہو جس مین وہی مجھ سے کام
مرا دل غم عشق سے ریش کر
کہ دل سے قرار اور جا سر سے ہوش
مرے دلکو رکھ اپنی جانب رجوع

تو غافل ہی کیون اس سے دن رات مین
تو کر قتل نفس ستمگار کو
نہ غافل ہو اک دم نہ اک لمحہ سست
اگر اک لحظہ مرنے سے غافل ہو
اگر اس خار سے ملک تن کو صاف
اُٹھا کر اب امداد دست دعا
مری نفس و شیطان نے ماری ہے راہ
فرہ لشکر عشق کو حکم ہو
ہو آباد جانان کی نت سیر سے
ترے در سے ہی سب کو عجز و نیاز
ہر اک تیری صورت کا مشتاق ہے
نہ کیون کر ہون ہم تیری جانب رجوع
عیان اول آخر یہان کون ہی
الٰہی گنہ سب کے اب بخش دے
فقیر اور حقیر اور تبہ کار کے
نہین نیک عمل کچھ مرے پاس آہ
نظر مجھ پہ رحمت کی ہر آن کر
مے عشق سے اپنے اک جام دے
یہ درد و الم عشق سے بیش کر
رہے دل مین یون آتش عشق یار
کہ ہے مہر رو تیرا اُس مین طلوع

ہو روشن ترے نور سے شمع جان
رہے مجھکو اپنی نہ اصلا خبر
الٰہی دعا میری ہووے قبول
بحق عمرؓ شاہ والا یقین
پڑھا ان سب پر امداد تو صبح و شام
بس اب ہو چکا یہ رسالہ تمام
بچے نفس و شیطان سے وہ بے خلل
غرض جب ہوا یہ رسالہ تمام
کسی مرد حق نے بصد پُر ضیا
سن و سال ہجری خیر الانامؐ

کہ دیکھوں ترا ہی جمال ہر زمان
میں دیکھوں نظر کو اٹھا کر جدھر
بحق نبیؐ اور آل رسول
بحق علیؓ اور عثمانؓ پاک
ہزاروں درود اور ہزاروں سلام
پڑھو اسکو لے دوستو صبح و شام
مرے بھی لیے کیجو اب دعا
جہاد اکبر اس کا رکھا میں نے نام
کیا میں نے ہندی ملا کر کچھ اور
تھے بارہ سو اڑسٹھ ہوا جب تمام
الٰہی تو کر رحم شام و سحر

مجھے اپنی صورت میں یوں محو کر
سوا تیرے آوے نہ کوئی نظر
بحق ابو بکر صدیقؓ دین
رہے محو تجھ میں مری جان پاک

خاتمۃ الرسالۃ

پڑھے اور کرے جو کہ اس پر عمل
کہ ہوں نفس و شیطان کے شر میں پھنسا
یہ مضمون تھا فارسی میں لکھا
کہ تا خاص و عام سمجھیں بقدر
مؤلف و کاتب و خوانندہ پر

تمت بالخیر

الحمد للہ و المنۃ کہ کتاب عجیب و غریب مسمیٰ بہ جہاد اکبر از تصنیفات لطیف مقبول بارگاہ الٰہ حاجی امداد اللہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ حسب الحکم عالیجناب اخی المعظم و محترم حاجی عبد القیوم تاجر کتب کلکتہ و ملیسی اسکوائر باہتمام کمترین محمد قمر الدین در مطبع قیومی واقع کانپور محلہ پٹکاپور بماہ جمادی الاول سنہ ۱۳۴۴ھ مطابق ماہ دسمبر سنہ ۱۹۲۵ء حلیہ طبع در بر کشیدہ مقبول طبائع خاص و عام گردید۔ آمین یا مالک یوم الدین۔
یا رب صل و سلم دائماً ابداً
علی نبیک خیر الخلق کلہم